سوال

(13)جمعہ سے متعلق چند بدعتوں کی توضیح

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بلاشبہ جمعہ کا دن تمام دنوں میں افضل ہے۔جمعہ کی افضلیت کو مدنظر رکھتے ہوئے لوگوں نے جمعہ کی عبادتوں کے ساتھ ساتھ کچھ ایسی بدعتیں بھی شامل کرلی ہیں، جن کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں رواج نہیں تھا۔ مثلاً جمعے کے دونوں خطبوں سے پہلے یا ان کے بعد ایک خطبہ دینا۔ اس خطبے پر اس طرح پابندی ہوتی ہے گویا یہ خطبہ جمعہ کے فرائض کا ایک حصہ ہے۔ اسی طرح جمعے کے دن پابندی کے ساتھ لاؤڈاسپیکر پر قرآن کی تلاوت ہوتی ہے۔ قرآن کی تلاوت ایک نیک عمل ہے، لیکن اس پر اس طرح پابندی کی جاتی ہے گویا یہ جمعہ کی عبادتوں میں شامل ہے۔ کیا اس طرح کی بدعتوں میں پڑکر مسلمان گمراہی کا شکار نہیں ہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

میرے بھائی!ہر وہ عمل جس کی ایجاد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہوئی ہواسے بدعت نہیں کہا جاسکتا۔ بے شمار ایسے اعمال اور ایسی سرگرمیاں ہیں، جن کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں کوئی وجود نہیں تھا اوران کی ابتدا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ہوئی لیکن انھیں بدعت میں شمار نہیں کیا جاتا ہے۔ مثلاً حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب آبادی میں کثرت کو محسوس کیا توانھوں نے جمعہ کے دن ایک اوراذان کا اضافہ کردیا۔ اس سے قبل جمعہ کا دن صرف ایک اذان دی جاتی تھی۔ تمام صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین نے متفقہ طور پر اس اضافی اذان کو قبول کیا اور کسی نے بھی اسے بدعت میں شمار نہیں کیا۔ اسی طرح حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تراویح کی نماز باجماعت پڑھنے کا سلسلہ شروع کروایا اور آج تک یہ سلسلہ جاری ہے اور کوئی بھی اسے بدعت نہیں کہتا ہے۔ اسی طرح مسلمانوں نے بہت سارے ایسے علوم وفنون ایجاد کیے جن کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں کوئی وجود نہیں تھا اوران علوم کی تدریس کا انتظام مسجدوں میں کیا جاتا تھا۔ مثلاً علم فقہ، علم نحو، صرف اور علم بلاغت وغیرہ۔ اور کبھی بھی ان علوم وفنون کو بدعت میں شمار نہیں کیا گیا۔

اس لیے ہم پورے وثوق کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ ہر وہ عمل جس کی ایجاد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ہوئی ہواسے بدعت نہیں کہا جاسکتا بشرط یہ کہ یہ عمل اسلام کے مجموعی مزاج، اس کی تعلیمات اوراس کے اغراض ومقاصد سے مختلف اور متعارض نہ ہو۔ حقیقت یہ ہے کہ ہر دور میں انسانوں کی ضروریات بدلتی رہتی ہیں اوران میں اضافہ ہوتا رہتا ہے اور روزبہ روز نئی نئی ترقیاں اوروسائل معرض وجود میں آتے رہتے ہیں۔ ان بدلتے ہوئے حالات کے پش نظر ہم بہت ساری ایسی باتوں کواختیار کرنے پر مجبور ہوتے ہیں جن کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین کے عہد میں کوئی وجود نہیں تھا۔ یہ نئی باتیں اگر اسلام کی تعلیمات کے خلاف نہیں ہیں یا اسلام کے مزاج سے ہم آہنگ ہیں توانھیں بدعت نہیں کہا جاسکتا۔

جمعہ کے دونوں خطبوں سے قبل یا بعد میں ایک خطبہ دینا ایسا عمل نہیں ہے جسے ہم بدعت یا گمراہی قرار دیں۔ کیونکہ اس خطبہ کی ابتدا کسی نیک مقصد کے تحت ہوئی ہے۔ مسجد کی حیثیت دینی مرکز کی ہے۔ عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں مسجد جس طرح عبادت اور دعوت دین جیسے بلند واعلیٰ مقصد کے لیے استعمال ہوتی تھی۔ اسی طرح کارہائے سیاست کے لیے بھی استعمال ہوتی تھی۔ اسی مسجد میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم تقریریں کیا کرتے۔ اسی میں درس وتدریس کا انتظام کرتے۔ جہادی لشکر اسی مسجد سے رخصت کرتے تھے، اسی مسجد میں وفود اور سفرا کا استقبال کرتے اور ان کی باتیں سنتے تھے۔ بعض خوشی کے موقع پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی مسجد میں حبشیوں کے کھیل تماشے کا انتظام کیا، خود بھی یہ کھیل تماشے دیکھے اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بھی اپنے کندھے پر بٹھا دکھایا اور کافی لطف واندوز ہوئے۔ اسی مسجد میں بعض موقع پر شعری نشست رکھوائی۔ غرض کہ یہ مسجد مختلف نیک مقاصد کے لیے استعمال کی جاتی رہی ہے۔ اگر ان مقاصد کے لیے مسجد کا استعمال شریعت کے خلاف نہیں ہے تو آخر اس اضافی خطبے میں کیا ممانعت ہو سکتی ہے جو جمعہ کے دونوں خطبوں سے قبل یا ان کے بعد دیا جاتا ہے۔ اس خطبے میں بھی اسلام کی تعلیم دی جاتی ہے۔ حالات حاضرہ سے متعلق مسائل پر بحث ہوتی ہے جن کا تعلق اسلام اور مسلمانوں سے ہوتا ہے۔ اور لوگوں کو مفید اور کار آمد باتیں سکھائی جاتی ہیں۔ بعض ممالک وہ ہیں جہاں جمعے کے خطبے عربی میں دیے جاتے ہیں حالانکہ یہاں کے لوگ عربی نہیں سمجھتے۔ اس لیے ان کی آسانی کے لیے جمعہ کے دونوں خطبوں سے قبل ایک خطبہ ان کی مقامی زبان میں ہوتا ہے تاکہ وہ بھی خطبوں کو سمجھنے سے محروم نہ رہیں۔ اگرچہ افضل طریقہ یہ ہے کہ جمعہ کا خطبہ بذات خود مقامی زبان میں ہو لیکن اس میں بھی کوئی حرج نہیں ہے کہ جمعہ کے خطبے عربی زبان میں ہوں اور ان سے قبل یا بعد میں ایک خطبہ مقامی زبان میں ہو۔ چونکہ اس خطبہ میں بھی اسلام کی تعلیم ہوتی ہے اس لیے اسے بدعت یا ضلالت قرار دینا سراسر غلط ہوگا۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

[فتاوی یوسف القرضاوی]

ارکانِ اسلام اور عبادات، جلد: 2، صفحہ: 82

محدث فتویٰ